بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم مشتمل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۷/۳۲ | ۷ رمضان ۱۳۹۸ھ ۸ ظہور ۱۳۵۷ہش ۸ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوپن ہیگن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور نے انگریزی میں تقریر ارشاد فرمائی۔ اس موقع پر معززین شہر بھی مدعو تھے

ربوہ ۷ر اگست۔ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور وہاں اہم دینی اور جماعتی امور سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ اس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے ۵ر اگست کا مرسلہ جو کیبل گرام موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

"کوپن ہیگن ۵ر اگست حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔

۴ر اگست کو حضور نے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ اسی روز شام کو حضور نے احمدیہ مشن میں انگریزی میں ایک تقریر ارشاد فرمائی۔ اس موقع پر ڈینش احمدیوں کے علاوہ بعض معززین شہر بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔

۵ر اگست کو حضور نے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور کئی گھنٹہ تک اہم جماعتی امور سرانجام دئیے شام کو حضور نے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو حضور کے اعزاز میں جس کا اہتمام کوپن ہیگن کی مقامی جماعت نے کیا تھا۔ (مرزا انس احمد)"

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نواز تا رہے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

مکرم شیخ جمیل احمد صاحب جو محترم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت لاہور کے داماد ہیں بعارضہ ہارٹ اٹیک بیمار چلے آ رہے ہیں۔ جملہ احباب کرام سے مکرم شیخ جمیل احمد صاحب کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے (مرزا نعیم احمد)

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

رمضان تنویرِ قلب کیلئے عُمدہ مہینہ ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں

صوم تجلیٔ قلب کرتا ہے اور مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کُھلے اور وہ خُدا کو دیکھ لے

ارشادِ باری تعالیٰ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ط (البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:۔ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ (بخاری)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا (یعنی اس کی تکمیل کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا)۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کُھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔"

(البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
۸ ظہور ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِئْسَ الْقَرِیْن اور اس کی ہلاکت انگیزی

جب انسان کی اپنی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے منقطع ہو جاتا ہے تو پھر شیطان کے ساتھ اس کا تعلق استوار ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ شیطان ایسے شخص کی تاک میں رہتا ہے۔ جہاں بھی اسے خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے غفلت نظر آتی ہے وہ فوراً وہاں جا براجمان ہوتا ہے اور ایسے شخص کو مزید ورغلا کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا لیتا ہے اور اس کا دائمی ساتھی بن جاتا ہے۔ ایسا شخص سمجھتا یہی ہے کہ وہ سیدھی راہ پر قائم ہے حالانکہ فی الاصل وہ گمراہ ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی یاد سے غفلت برتنے والا شیطان کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہتا، فرماتا ہے :-

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الزخرف آیات ۳۷، ۳۸)

ترجمہ :- اور جو کوئی رحمٰن (خدا) کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطانی خصلت وجود کو مستولی کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور وہ (یعنی شیاطین) ان کو کامل (یعنی سچے) راستہ سے روکتے رہتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سچے راستہ پر چل رہے ہیں۔

اب چونکہ شیطان انسان کا ہر وقت کا ساتھی بن کر اور اسے گمراہ کر کے مکمل تباہی کے کنارے لا کھڑا کرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ شیطان بہت ہی برا ساتھی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ (النساء آیت ۳۹)

ترجمہ :- اور جس (شخص) کا شیطان ساتھی ہو (وہ یاد رکھے کہ) وہ بہت برا ساتھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس انتباہ کے باوجود اکثر دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ جو لوگ اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے شیطان کو اپنا ساتھی بنا لیتے ہیں ان کے لئے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اس سے چھٹکارا حاصل بھی کیسے کریں جبکہ وہ گمراہ ہونے کے باوجود خود کو حق پر سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ان پر یہ حقیقت کہ شیطان بہت ہی برا ساتھی ہے اگلے جہان میں کھلے گی اور وہ خود حسرت و یاس کے عالم میں اس امر کا اعتراف کریں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ (الزخرف آیت ۳۹)

ترجمہ :- جب وہ ہمارے پاس آ جاتا ہے (تو ساری غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور وہ) کہنے لگتا ہے اے کاش! مجھ میں اور (اے شیطان) تجھ میں مشرق و مغرب کا بُعد ہوتا۔ پس (خود انسان کی اپنی شہادت سے ثابت ہو گیا کہ) وہ (یعنی شیطان) بہت برا ساتھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگلے جہان میں ان کا یہ اعتراف اور ان کا معذرت کرنا ان کے کسی کام نہ آئے گا اور انہیں دنیا میں شیطان کو اپنا ساتھی بنانے کے سبب مبتلائے عذاب ہونا پڑے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ (الزخرف آیت ۴۰)

ترجمہ :- اور (ہم اس دن شیاطین کو اپنا ساتھی بنانے والوں سے کہیں گے کہ) جب تم ظلم کر چکے ہو تو یہ بات کہ تم اور تمہارے بہکانے والے عذاب میں شریک ہو تم کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔

اس سے ثابت ہے کہ شیطان انسان کا بہت ہی برا ساتھی ہے۔ اس برے ساتھی سے ہر انسان کے لئے اسی دنیا میں چھٹکارا حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔ جو اس دنیا میں اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتے اگلے جہان میں ان کا مبتلائے عذاب ہونا یقینی ہے۔

پھر ان آیات سے یہ بھی ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ سے غافل ہونے کے نتیجہ میں یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے کہ شیطان کو اپنا جال پھیلانے اور انسان کو اس میں پھنسانے کا موقع ملتا ہے۔ شیطان کی مصاحبت سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو ہر دم یاد رکھے اور اس کے ذکر سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو۔

حضرت مولانا ابو العطاء مرحوم کی یاد میں!

ناصر کے خادموں میں تھا اِک مقام ان کا

پھر آج یاد آئے اِک باکمال بھائی — تھا لاجواب جن کا اندازِ دلربائی
پھر ان کی گفتگو اور "خطبات" یاد آئے — "فرقان" یاد آیا "شذرات" یاد آئے
اِک یارِ باوفا تھے اللہ کی عطا تھے — تقویٰ شعار عالم اور مردِ باخدا تھے
اس دورِ آخریں میں کیا خوب آدمی تھے — گویا عمل کی محفل اور بزمِ آگہی تھے
شیریں بیاں مربّی اِک صُلح جو مناظر — اِک باخبر صحافی اِک بے ریا مقرّر
ہر روز زندگی کا تھا وقفِ دیں کی خاطر — سردارِ دو جہاں کی شرعِ متیں کی خاطر
جس دن تھا اُن کو حاضرِ حق کے حضور ہونا — اُس روز بھی نہ چاہا خدمت سے دور ہونا
اُن کے قلم نے برسوں ہر سمت گُل بکھیرے — اُن کی زباں نے ڈالے باطل کے گرد گھیرے
ناصر (ایدہ اللہ) کے خادموں میں تھا اِک مقام اُن کا — زندہ رہے گا بے شک تا حشر نام اُن کا
حق سے انہوں نے چاہی ہر اک کی خیر خواہی — اب تک ہے یاد اُن کی وہ آہِ صبح گاہی[1]
بھولا نہیں ہے اُن کا اِک خاص رکھ رکھاؤ — ہر مسئلہ میں صدق و حق کی طرف جھکاؤ
ربوہ کے دوستوں کی شادی غمی میں شرکت — معمول تھا یہ اُن کا ہنگامِ رنج و راحت
کام اپنے سب انہوں نے پوری طرح نبھائے — بچّے بھی دینِ حق کی خدمات پر لگائے

یارب عطا ہو اُن کو ہر آن تیری قربت
مہکے تری رضا کے پھولوں سے اُن کی تربت

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

[1] ایک مرتبہ اعتکاف کے موقع پر مسجد مبارک میں ان کی آہِ صبح گاہی کا سوز و گداز اب تک خوب یاد ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے برکات

ملفوظات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

ہم نے اپنے تجربہ کی بناء پر یہ بات دیکھی ہے کہ رمضان کے بارے میں مسلمانوں میں

افراط و تفریط

دیکھا گیا ہے کئی تعلیم یافتہ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رمضان کی برکات کے قائل ہی نہیں اور بغیر کسی بیماری بڑھاپے اور عذر شرعی کے روزہ کے تارک ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو سارا اسلام روزہ میں ہی محدود سمجھتے ہیں اور ہر بیمار، کمزور، بوڑھے، بچے، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ روزہ ضرور رکھے۔ خواہ بیماری بڑھ جائے یا صحت کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ دونوں افراط اور تفریط میں مبتلا ہیں۔

اسلام کا منشاء یہ نہیں کہ انسان کو اس راستہ سے ہٹنے دے جو اس کی کامیابی کا ہے۔ اگر تو شریعت چٹی ہوتی یا جرمانہ ہوتا تو پھر بے تحاشہ ہر شخص پر خواہ وہ کوئی بوجھ اٹھا سکتا یا نہ اٹھا سکتا اسے اٹھانا ضروری ہوتا جیسے حکومت کی طرف سے جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ جس پر کیا گیا ہے اس میں ادا کرنے کی استطاعت بھی ہے یا نہیں اور جس پر جرمانہ ہو اسے خواہ گھر بار بیچنا پڑے بھوکا رہنا پڑے غرضیکہ وہ جیسے بھی جرمانہ کی رقم ادا کرنا اس کے لئے ضروری ہے مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ

اسلام کے احکام

چٹی نہیں بلکہ وہ انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہیں۔ اور ان پر عمل کرنے سے خود انسان کو ہی آرام ملتا اور اس کی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔ جن مذاہب نے شریعت کو چٹی قرار دیا ہے ان کے ماننے والوں کے لئے ضروری ہے کہ خواہ کچھ ہو اپنے مذہبی احکام کو ضرور پورا کریں۔ لیکن جس مذہب کے احکام کی غرض محض انسانی فائدہ ہو اس میں

نفع و نقصان کا موازنہ

ہوتا ہے اور جو صورت زیادہ مفید ہو اسے اختیار کر لیا جاتا ہے۔ اسلام نے بعض شرائط مقرر کر دی ہیں۔ اگر وہ کسی میں پائی جائیں تو وہ ایک حکم پر عمل کرے اور اگر نہ پائی جائیں تو نہ کرے۔ یہ شرائط صرف جسمانی عبادات کے لئے ہی نہیں بلکہ مالی عبادات کے لئے جیسے زکوٰۃ ہے۔ وطنی قربانی اور اتصال و اتحاد کی کوشش کے لئے جیسے حج ہے۔ سب کے لئے ہیں۔ اور جتنے مسائل اسلام سے تعلق رکھتے ہیں اور جتنے احکام واجب و فرض ہیں ان سب کے لئے یہ شرط ہے کہ جب انسان کو طاقت ہو انہیں ضرور ادا کرے۔ لیکن جب اس کی طاقت سے بات بڑھ جائے۔ تو وہ معذور ہے۔ اگر حج انسان کے مالدار ہونے اور امن و صحت سے مشروط ہے۔ اور اسی طرح اگر زکوٰۃ کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک خاص مقدار میں کسی کے پاس ایسا مال ہو جو اس کی ضروریات سے ایک سال تک بڑھا رہے۔ اور اگر نماز کے لئے یہ شرط ہے کہ جو کھڑا نہ ہو سکے بیٹھ کر اور جو بیٹھ نہ سکے لیٹ کر ادا کرے تو

رمضان کے لئے

بھی یہ شرط ہے اگر انسان مریض ہو خواہ وہ مرض لاحق ہو یا ایسی حالت ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا دے گا جیسے حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے، یا پھر اتنا چھوٹا بچہ کہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہیئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی۔ ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزہ کے برابر ہے۔ اگر روک عارضی ہو اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو۔ روزہ بہرحال رکھنا ہوگا۔ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر وہ اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتا یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ کیونکہ روزہ رکھ کر بھی

فدیہ دینا مسنون ہے

اور نہ رکھ کر بھی۔ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے دیتا ہے۔ مگر یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں عارضی اور مستقل۔ ان دونوں حالتوں میں فدیہ دینا چاہیئے۔ پھر جب عذر دور ہو جائے تو روزہ بھی رکھنا چاہیئے غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دے دے لیکن سال دو سال تین سال جب بھی صحت اجازت دے۔ اسے پھر روزہ رکھنا ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد وہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں کل رکھتا ہوں کہ اس دوران میں اس کی صحت پھر مستقل طور پر خراب ہو جائے۔ باقی جو بھی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے ایام میں روزے رکھے

روزہ خود انسان کی اپنی نجات کا موجب ہے

اور خود اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ یہی نہیں کہ اس سے انسان اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اس کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اسے خدا کے قریب کر دیتی ہیں۔ پھر جسمانی طور پر بھی اس میں فوائد ہیں۔ انسان کو دنیاوی لذائذ سے بچنے کا موقعہ ملتا ہے۔ گویا یہ ایک قسم کی چلہ کشی ہوتی ہے۔ انسان عموماً تیس دن چلہ کشی کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ایک حد تک لذائذ سے روکتا ہے۔ اس سے اس میں روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے انسان کے لئے حکم ہے کہ وہ اخلاق الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرے۔ جیسا کہ فرمایا تخلقوا باخلاق اللہ اور روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں

خدا تعالیٰ سے مشابہت

پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزہ ہے۔ لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کر سکتا۔ اس لئے روزہ سے اسے ایک حد تک اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ جس حد تک انسان کے لئے ممکن ہے۔ گویا ان دنوں میں انسان ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں اور ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے جو کھانے پینے سے کلی پاک ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے

کہ روحانی وجود بھی غذا کے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے جسمانی۔ کیونکہ اگر وہاں غذا ضروری نہ ہوتی تو جنت میں غذاؤں کا ذکر کیوں آتا جہاں صرف روحیں ہی جائیں گی۔ ملائکہ بھی غذا کھاتے ہیں مگر اور قسم کی۔ غرضیکہ دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اور مرکب سے مرکب چیز بھی اپنے رنگ کی غذا کی محتاج ہے اور تمام مادی اور روحانی اشیاء کے لئے خوراک ضروری ہے۔ لیکن دونوں کی غذا میں فرق ہے۔ غذا سے بالکل پاک

اللہ تعالیٰ کی ذات

ہے۔ باقی چیزیں جن۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمین زندے مردے سب غذاؤں کے محتاج ہیں۔ لیکن ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو غذا کی محتاج نہیں کیونکہ اسے فنا نہیں۔ ہر فنا ہونے والے کے لئے بدل ما یتحلل ضروری ہوتا ہے۔ تو روزہ کے دنوں میں غذا سے ایک حد تک اجتناب اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر دیتا ہے۔ غذا کم ہونے سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے۔ روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ رؤیت الٰہی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ

رؤیت الٰہی کا کمال

مرنے کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں غذا لطیف ہوگی جس سے روحانی بصیرت بڑھ جاتی ہے۔ ملائکہ کی جسمانی آنکھیں نہیں ہوتیں۔ لیکن ان کی روحانی بینائی انسان کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے۔ تو رمضان سے انسان کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے جس سے اس کی روحانی بصیرت تیز ہو جاتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کر سکتا تھا۔ رمضان ہی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر میرے بندے سوال کریں خدا کہاں ہے تو کہہ دے میں قریب ہی ہوں یوں تو ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور پھر جو بندہ اسے پکارتا ہے۔ وہ تو اسے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی مانتا ہے۔ پھر یہاں سنا لگت کا بھی مطلب ہوا اس کا مطلب یہی ہے کہ جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے کہ روزے سے خدا کی رضا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ تو اس کو جواب یہ دے کہ روزے سے انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے جس کی ظاہری صورت یہ ہے کہ

روزہ دار کی دعائیں

زیادہ قبول ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں اجیب دعوۃ الداع اذا دعان نہیں فرمایا بلکہ صرف الداع فرمایا جس کے معنے یہ ہیں کہ ہر پکارنے والے کی نہیں بلکہ روزہ دار پکارنے والے کی دعا سنی جاتی ہے۔

پس رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ سے مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے خدا تعالیٰ کی قربانیت حاصل ہو جاتی ہے اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہ تو روحانی فوائد ہیں اور جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور فاقہ کا عادی ہو جاتا ہے۔ جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح

مجاہدات پر مبنی

ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ حکومتیں جو فوجیں رکھتی ہیں ان کے سپاہیوں سے باقاعدہ پریڈ کراتی رہتی ہیں جس سے ان کے اندر شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلقات رکھنے والے لوگوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں۔ یعنی وہ اپنے ہی جیسے سامان، حالت صحت اور معدہ رکھنے والے انسانوں سے کم خوراک کھاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اگر ایک انسان کا معدہ خراب ہو۔ اور وہ زیادہ نہ کھا سکے تو کہا جائے کہ اس میں روحانیت زیادہ ہے کیونکہ شرط یہ ہے کہ دوسرے سامان بھی ایک ہی جیسے ہوں۔ ایک ہی حالت میں وہ انسان جس میں روحانیت ہوگی دوسرے سے کم کھائے گا۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ایک انتڑی سے کھاتا ہے۔ اور کافر دس انتڑیوں سے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی غذا بہت کم تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ آپ بمشکل ایک پھلکا کھاتے تھے۔ یہ نہیں کہ بھوکے رہ کر ایسا کرتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ رغبت سے استغنا پیدا ہو جانے سے یہ عادت پیدا ہو گئی تھی اور توجہ اور خیالات کی رو کے اس طرف سے ہٹ جانے سے آہستہ آہستہ کھانا بہت قلیل رہ گیا۔ لیکن جو لوگ

روحانیت کے اعلیٰ مقام

پر نہیں ہوتے اور جن پر اللہ تعالیٰ کا تصرف غالب نہیں ہوتا۔ ان کو کبھی کبھی اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جیسے ایک باقاعدہ فوج ہوتی ہے۔ اور ایک ٹیری ٹوریل جسے سال میں صرف ایک مہینہ مشق کرائی جاتی ہے پس رمضان ٹیری ٹوریل فوج کی طرح ہے۔ ورنہ عام طور پر

روحانی لوگوں کی غذا

کم ہوتی ہے اور وہ اتنا کم کھاتے ہیں کہ نفس اتنا موٹا نہ ہو جائے اور جسم پر چربی چھا کر روحانیت میں روک پیدا نہ ہو لیکن جو لوگ اس مقام پر نہیں ہوتے وہ بھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اور ان کی اصلاح بھی اس کے ذمہ ہے۔ اس لئے ان کو ٹیری ٹوریل کی طرح رمضان میں مشق کرائی جاتی ہے۔ تا وہ بھی روحانی ترقی کر سکیں۔

روزہ گو ایک روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی

جسمانی فوائد

بھی رکھتا ہے کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہوتے ہیں۔ اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور ذیابیطس کے مریضوں کو قریباً ۳۰ یوم کے روزے رکھوائے جاتے ہیں۔ کئی ایک مریضوں نے خود مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دور ہو گیا حتیٰ کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں اچھے ہو گئے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ روزہ میں جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں۔ روحانی اور جسمانی دونوں مجاہدات کے علاوہ پھر ایک اور مجاہدہ ہوتا ہے جو روحانی اور جسمانی کے درمیان ہوتا ہے جس کے لئے روزہ تیار کر دیتا ہے۔ اور وہ

شدائد کی برداشت

اور وقت پڑنے پر محنت کی عادت ہے۔ بعض اوقات قومی اور ملکی کاموں کے لئے ایسی حالت بھی آجاتی ہے۔ اور یہ دنیاوی بھی ہوتی ہے جیسے ملک یا وطن کی خدمت اور دینی بھی ہوتی ہے جیسے جہاد۔ اور روزہ سے یہ فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ انسان اس مجاہدہ کے قابل ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان کے اندر یہ فائدہ بھی رکھا ہے کہ انسان معلوم کر سکے کہ اس کے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی کیا حالت ہے اور فاقہ میں انسان پر کیا گزرتی ہے۔ اس سے وہ غرباء کی حالت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اور یہ بات

اسلام کی سب عبادتوں میں

ہے کہ دوسروں کی حالت کا پتہ لگتا رہے۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ ایک غلامی کی حالت ہے جس سے انسان اندازہ لگا سکتا ہے کہ غلاموں کی حالت کیا ہوگی۔ میں حیران ہوتا ہوں جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں توجہ قائم نہیں رہ سکتی۔ حالانکہ نماز دس پندرہ منٹ کا کام ہوتا ہے۔ ایسے لوگ غور کریں۔ وہ لوگ جن کو چوبیس گھنٹے ہی غلامی میں گزارنے پڑتے ہیں۔ اور گھنٹوں گھٹنے ٹیک کر مودب ایک ہی پوزیشن میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ تو نماز انسان کو غلامی کی حالت سے آگاہ کر دیتی ہے۔ حج میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے۔ جس سے ان لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے جو جلا وطن کر دیئے جاتے ہیں۔ صدقہ و خیرات غربت کی حالت کا اندازہ کراتی ہے۔ روزہ

فاقہ زدہ بھائیوں کا پتہ

دیتا ہے۔ اسی طرح جب انسان حج کے لئے جاتا ہے۔ تو اسے ان لوگوں کی حالت کا بھی علم ہوتا ہے۔ جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے۔ انسان کئی کپڑوں کا عادی ہوتا ہے۔ لیکن وہاں ایک ہی چادر باندھنی پڑتی ہے جس میں ادھر ادھر سے ٹھنڈی ہوا گزر کر ان لوگوں کی حالت بتاتی ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے۔ یا کم ہوتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کسی شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرا ان سے تعارف اسی طرح ہوا کہ میں نے

حج کے موقعہ پر

انہیں دیکھا کہ ہوا کی وجہ سے باقی لوگوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے۔ لیکن انہوں نے ادھر ادھر مختلف چیزیں رکھ لیں جس سے میں نے سمجھا کہ ان میں زیادہ احساس ہے اور جس وقت جہاز میں سرد ہوا چلتی ہے۔ تو جسم پر ایک ہی کپڑا ننگے رہنے والوں کی طرف بخوبی متوجہ کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے حج احرام کے لئے رکھا گیا ہے۔ تا کہ وہ

غریبوں کی حالت سے آگاہ

ہو سکیں تو اسلام کی تمام عبادتوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہی حاصل ہوتی رہے۔ کیونکہ اس علم سے واسطہ اور رابطہ بڑھتا ہے جس سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اعتکاف کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جن کو راتوں کو جاگنا پڑتا ہے ان کی حالت کا علم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی مشق ہوتی ہے کہ حلال چیزوں کو خدا کی خاطر ترک کر دیا جائے۔ اور جب حلال چھوڑ سکے تو پھر حرام کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔

غرض اس سے

کئی قسم کے سبق

حاصل ہوتے ہیں لیکن فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے۔ جو استعمال کرے جو استعمال نہ کرے اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے جس طرح کونین کو استعمال کرنے سے ہی بخار کو آرام ہو سکتا ہے جو اسے استعمال نہیں کرتا اس کے ارد گرد گھڑوں میں خواہ کتنی استعمال ہوتی ہو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

پس خدا تعالیٰ جس کو توفیق دے انہیں

ضرور روزے رکھنے چاہئیں

ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیئے تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے نمونہ نہیں۔ اور عوام کو عوام کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ پھر عورتیں روزوں کے معاملہ میں بہت سستی کرتی ہیں اس لئے انہیں یہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کہ جہاں روزہ جائز نہیں وہاں اعتراض سے ڈر کر یا رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں۔ خوش قسمت ہوگی کرنے والے ہیں ان کے لئے کس حالت میں جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہے۔ روزہ چھوڑ کر نمونہ بننا چاہیئے۔

(الفضل ۷ فروری ۱۹۳۲ء)

دعائے نعم البدل

میرے ایک عزیز مکرم مرزا ناصر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب مرحوم آف لاہور کا بچہ پیدائش کے صرف دو دن بعد میو ہسپتال میں ۲۱ جولائی ۱۹۷۰ء کو فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اور انہیں اور دوسرے متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(داتا مبارک احمد بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ مئی ۱۹۷۸ء

(۲)

۹۶- ڈاکٹر غیور احمد صاحب مظفر گڑھ ۲۰۔۰۰
۹۷- منصور احمد صاحب " ۳۰۔۰۰
۹۸- چوہدری عبدالسمیع صاحب " ۱۰۔۰۰
۹۹- محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بھابڑہ ۱۰۔۰۰
۱۰۰- شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۲۰۔۰۰
۱۰۱- فیض احمد صاحب چک [illegible] E.B ساہیوال ۲۰۔۰۰
۱۰۲- فقیر محمد صاحب ایجنسی ہسپتال گلگت ۱۰۔۰۰
۱۰۳- لجنہ اماء اللہ دارالبرکات وسطی ربوہ ۳۰۔۰۰
۱۰۴- بریگیڈیر سید ممتاز احمد صاحب کراچی ۵۰۰۔۰۰
۱۰۵- بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ ۲۵۔۰۰
۱۰۶- مجید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ چھاؤنی ۲۰۔۰۰
۱۰۷- رانا مبارک احمد صاحب " بہاولپور ۲۳۔۸۰
۱۰۸- غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ نادر خاں صاحب گھوگھیاٹ بذریعہ غلام حسین صاحب پنشنر ۱۰۰۔۰۰
۱۰۹- ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خاں ۱۰۔۰۰
۱۱۰- کلثوم بشریٰ بی بی صاحبہ شگوانی اوچ شریف ۵۰۔۰۰
۱۱۱- ہاجرہ بیگم صاحبہ " ۱۰۔۰۰
۱۱۲- مستری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال کرتو ۱۶۔۰۰
۱۱۳- ملک عبدالرب صاحب ربوہ ۱۰۔۰۰
۱۱۴- منصور احمد صاحب چوہدری گھٹیالیاں ۲۰۰۔۰۰
۱۱۵- سیف الحق صاحب C/O شاہنواز لمیٹڈ کراچی ۵۰۔۰۰
۱۱۶- محمودہ آصفہ صاحبہ کوئٹہ ۵۰۔۰۰
۱۱۷- سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۲۶۔۰۰
۱۱۸- عزیزہ بی بی صاحبہ " " ۱۰۔۰۰
۱۱۹- شیخ انوار رسول صاحب کراچی ۱۴۔۰۰
۱۲۰- صفیہ بیگم صاحبہ " ۲۵۔۰۰
۱۲۱- بدرالنساء خانم صاحبہ " ۱۱۔۰۰
۱۲۲- امۃ الرشید شائستہ صاحبہ " ۱۵۔۰۰
۱۲۳- ظفر کرامت صاحب " ۲۰۰۔۰۰
۱۲۴- کیپٹن حمید مرزا صاحب مرحوم " ۲۰۔۰۰
۱۲۵- مسز سلیم صاحبہ " ۲۰۔۰۰
۱۲۶- نصیر احمد صاحب راجپوت " ۱۵۔۰۰
۱۲۷- ملک خداداد خان صاحب " ۲۰۔۰۰
۱۲۸- کیپٹن محمود الٰہی صاحب " ۵۰۔۰۰
۱۲۹- شیخ جاوید اقبال صاحب " ۲۰۰۔۰۰
۱۳۰- منیر احمد خان صاحب " ۱۲۔۰۰
۱۳۱- چوہدری شفیق احمد صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۳۲- محمد عطاء القدوس صاحب ابن نعیم احمد شرما صاحب " ۱۴۔۵۰
۱۳۳- رشید طارق صاحب " ۱۶۰۔۰۰
۱۳۴- قریشی محمد مسعود احمد صاحب " ۱۰۵۔۰۰
۱۳۵- شیخ شریف احمد صاحب " ۲۵۔۰۰
۱۳۶- ذکیہ خاتون صاحبہ " ۱۸۔۰۰
۱۳۷- میجر ظفر اللہ ملک صاحب " ۵۰۔۰۰
۱۳۸- مجیدہ بیگم صاحبہ " ۱۰۰۔۰۰
۱۳۹- امۃ النصیر صاحبہ " ۱۰۔۰۰
۱۴۰- شیخ طاہر احمد صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۴۱- چوہدری نصیر احمد صاحب راجگڑھ لاہور ۱۵۰۔۰۰
۱۴۲- ملک منظور احمد صاحب منجانب زاہدہ رشید صاحبہ سمن آباد لاہور ۱۰۔۰۰
۱۴۳- میجر محمد نذیر بھٹی صاحب لاہور چھاؤنی ۵۰۔۰۰
۱۴۴- اہلیہ صاحبہ ملک محمد انور صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۴۵- شیخ خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۰۰۔۰۰
۱۴۶- چوہدری عبدالحمید صاحب " " ۱۲۰۔۰۰
۱۴۷- شیخ لطف الرحمن صاحب " " ۱۰۔۰۰
۱۴۸- سید نعیم حسن صاحب " " ۱۰۔۰۰
۱۴۹- مرزا وسیم احمد صاحب " " ۱۵۔۰۰
۱۵۰- رفیق احمد صاحب " " ۳۵۔۰۰
۱۵۱- شیخ تصویر الرحمن صاحب " " ۵۰۔۰۰
۱۵۲- عطاء الرحمن صاحب چغتائی " " ۱۰۔۰۰
۱۵۳- حمیدہ جبین صاحبہ " " ۱۰۔۰۰
۱۵۴- شیخ طفیل احمد صاحب " " ۵۰۰۔۰۰
۱۵۵- محمد افضل چیمہ صاحب مزنگ " ۲۰۔۰۰
۱۵۶- عبدالسلام صاحب بنگوی راج گڑھ " ۱۰۔۰۰
۱۵۷- شیخ مبارک محمود صاحب نیلہ گنبد " ۲۰۔۰۰
۱۵۸- عبدالسمیع صاحب " " ۱۰۔۰۰
۱۵۹- امۃ القیوم صاحبہ " " ۲۰۔۰۰
۱۶۰- ممتاز بیگم صاحبہ " " ۱۰۔۰۰
۱۶۱- میاں محمد شریف صاحب " " ۲۰۔۰۰
۱۶۲- ناصر احمد خان صاحب آف انگلینڈ " " ۱۰۰۔۰۰
۱۶۳- نسیم احمد صاحب ابن عبدالقیوم صاحب " " ۲۰۔۰۰
۱۶۴- ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ " ۲۰۔۰۰
۱۶۵- بشیر احمد مرزا صاحب دارالذکر " ۵۰۔۰۰
۱۶۶- انجم شیخ صاحب " " ۱۰۔۰۰
۱۶۷- منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ جمیل احمد صاحب " " ۵۰۔۰۰
۱۶۸- چوہدری محمد عالم صاحب مع بچگان " " ۱۹۔۰۰
۱۶۹- شیخ رفیق احمد صاحب " " ۱۰۔۰۰
۱۷۰- ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مع آصفہ بیگم صاحبہ " " ۵۰۔۰۰
۱۷۱- ملک عبدالرؤف صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰۔۰۰
۱۷۲- چوہدری عبدالغنی ہمایوں صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۷۳- ملک سعید احمد صاحب سول لائن لاہور ۵۰۔۰۰
۱۷۴- سردار عبدالسمیع صاحب " " ۶۰۰۔۰۰
۱۷۵- ملک عبدالمتین صاحب " " ۱۰۔۰۰
۱۷۶- ملک عبدالشکور صاحب " " ۵۰۔۰۰
۱۷۷- غلام نبی صاحب اعوان رحمانپورہ " ۲۰۔۰۰
۱۷۸- زینب ماجد صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالماجد صاحب " " ۵۰۔۰۰
۱۷۹- بیگم صاحبہ چوہدری فاروق احمد صاحب گلبرگ " ۱۰۰۔۰۰
۱۸۰- چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر " ۱۰۔۰۰
۱۸۱- عبدالوہاب صاحب پرانی انارکلی " ۱۰۔۰۰

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار کی خالہ زاد بہن بھون ضلع جہلم میں بعض عوارض کی وجہ سے علیل ہیں نیز خاکسار کے بھائی محمد صادق صاحب دل کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں اور خاکسار کو خود بھی بعض عوارض اور پریشانیاں لاحق ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کی مشکلات و پریشانیاں دور کرے۔ آمین (فضل احمد درجہ سادسہ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۲- میرے والد ٹھیکیدار چراغ دین صاحب تقریباً پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (انور احمد دارالنصر شرقی ربوہ)

۳- عاجز کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب میں خود بھی ایک بیماری میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ احباب ہم دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(میاں امام علی صدر جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ میں وصیت کے بابرکت نظام کے متعلق فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "الوصیت" کے شروع میں بھی ایک عبارت لکھی ہے اور حقیقتاً وہ عبارت اس نظام میں منسلک ہونے والے موصی صاحبان ہی کی کیفیت بتا رہی ہے اور سب کو یہ یاد کرا رہی ہے کہ تمہیں وصیت کرکے اس قسم کا انسان بننا پڑے گا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے (یعنی اس نظام وصیت میں شامل ہو جاؤ گے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو گے) تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔" (الوصیت)

"ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے" یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ترجمہ ہی ہے جو بہشتی مقبرہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا تھا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرمایا اُنْزِلَ فِيهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت)

(الفضل ۱۰/ اگست ۱۹۶۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/ اگست ۱۹۶۶ء میں حضور علیہ السلام کے اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا اُنْزِلَ فِيهَا كُلُّ رَحْمَةٍ۔ اس قبرستان میں ہر قسم کی رحمت کو نازل کیا گیا ہے یعنی اس میں دفن ہونے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کے وارث ہیں۔"

(از خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/ اگست ۱۹۶۶ء شائع شدہ الفضل ۱۰/ اگست ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے تمام مخلصین کو مندرجہ بالا تمام شرائط اور وصیت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس بابرکت نظام میں شمولیت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد سلیم بٹ کا نکاح مورخہ ۴/۸ بروز جمعہ چار بجے مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں ہمراہ عزیزہ مسرت پروین صاحبہ بنت مکرم نور محمد صاحب بٹ آف گوجرانوالہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(غلام محمد بٹ حلقہ سمن آباد فیصل آباد)

قرآن کریم کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف ..... ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اس جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں ..... اس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ انسان اندرونی آلودگیوں سے بالکل پاک ہو کر حضرت اعلیٰ سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوار قبولیت اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور عنایات الٰہیہ اس قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہیں کہ جب وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے تو کمال رحمت اور عطوفت سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۹۶ حاشیہ)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

سپاس تعزیت

خاکسار کے خسر محترم چوہدری فضل احمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر ٹیلی گراف کی وفات کے موقع پر بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے پاکستان اور بیرون پاکستان سے تعزیت کے خطوط کے ذریعہ مواساۃ قلبیہ کا اظہار فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ انشاء اللہ تعالیٰ حسب حالات انفرادی طور پر بھی خاکسار ان دوستوں کا بذریعہ خطوط شکریہ ادا کرے گا فی الحال بذریعہ الفضل خاکسار اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز درخواست بھی کرتا ہے کہ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان خصوصاً خاکسار کی خوشدامن صاحبہ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار جمیل الرحمٰن رفیق مبلغ انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ مشرقی افریقہ)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۸/۷ بروز جمعہ خاکسار کے بیٹے محمد یامین کی شادی کی تقریب کے سلسلہ میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے دعا کرائی۔ عزیزم محمد یامین کا نکاح ۶/۸ کو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ مشن نے کراچی میں ہمراہ عزیزہ سعیدہ نزہت بنت مکرم مولوی فضل کریم صاحب مرحوم آف کلکتہ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار قاضی محمد یوسف واقف زندگی وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ہر قسم کے بہترین سوتی و ریشمی ملبوسات مناسب نرخوں پر خریدنے کے لئے

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

کو یاد رکھیں۔

خواجہ عبدالمومن

مومن کلاتھ ہاؤس۔ گولبازار ربوہ

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۶/ اگست ۱۹۷۸ء میں ایک اشتہار مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی طرف سے منسوخی مختار نامہ کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے "اپنی جائیداد واقع ضلع کیمبلپور" کے الفاظ شائع ہو گئے ہیں اس کی بجائے یہ چاہیئے تھا کہ "میں اپنی مشترکہ موروثی جائیداد واقع ضلع کیمبلپور" قارئین تصحیح فرما لیں۔ یہ جائیداد مشترکہ موروثی ہے ڈاکٹر صاحب کی اپنی پیدا کردہ نہیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)